اسلام کا نظام عفت وعصمت

از
(جناب مولانا محمد ظفیرالدین صاحب دارالعلوم معینیہ [illegible])

"اس عنوان سے ایک باب چار قسطوں میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، جس کی آخری قسط جون ۵۵ء میں تمام ہوئی آج ناظرین کرام کی خدمت میں اس کا دوسرا باب پیش کیا جا رہا ہے، دعا ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو مفید بنائیں۔ یہ واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ پیش کیا گیا یا اس وقت پیش کیا جا رہا ہے، یہ گذشتہ جاڑے کی راتوں میں سرسری طور پر لکھا گیا تھا، انشاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی تو آئندہ موسم سرما میں اس موضوع پر جو خامی اور کمی رہ گئی ہے اس کی تکمیل کی سعی کی جائے گی۔ اپنی صحت کی ناساعدت کی وجہ سے گرمی میں کوئی کام اس سلسلہ کا نہیں کر پایا۔ واللہ الموفق۔ ظفیر صدیقی)

عفت وعصمت کے تحفظ کے لئے اسلام نے جو قوانین واصول مرتب کئے ہیں، ان کا ایک حصہ آپ پڑھ چکے اب بتانا ہے کہ نکاح کے بعد بھی اسلام نے کچھ ضروری ہدایتیں اور ضوابط مقرر کئے ہیں جن کا لحاظ اور پاس انسانی زندگی کے لئے لازمی ہے کیونکہ خلقتِ انسانی میں شہوت کی جو قوت رکھی گئی ہے، اس میں کچھ ایسی بربریت و درندگی ہے جو موقع پاکر انسان کو معاف نہیں کرتی، بلکہ ہلاکت میں ڈالنے کے درپے ہو جاتی ہے، پھر شیطان جس نے بنی آدم کی عداوت پر قسم کھا رکھی ہے، وہ الگ تاک جھانک میں رہتا ہے، اور راستہ پاکر جذبات کو غلط طور پر ابھارتا ہے، جس سے بسا اوقات انسان ہدایت کی شاہراہ سے بھٹک کر ضلالت کی وادی میں گم ہو جاتا ہے اس لئے اسلام نے نکاح کے بعد یا پہلے جو لوازمات عفت ہیں ان کی صرف نشان دہی ہی نہیں کی ہے بلکہ ان پر عمل پیرا ہو کر ان تمام شیطانی راستوں سے محفوظ رہنے کی تاکید بھی کی ہے جن سے غفلت کے موقع پر شیطانی حملے ممکن ہیں۔

بیباک نگاہ اور اس کے متعلق ہدایات

ان میں بدنظری کو ام الخبائث کی حیثیت حاصل ہے، کہ یہ تمام فواحش کی بنیاد ہے، لہذا اسلام نے اس سوراخ کو پہلے بند کیا ہے، اور "نظر" کو آنکھوں کا زنا قرار دیا، اور یہ نگاہ کا تیر مشہور ہے، اور تجربہ کی دنیا میں مسلّم بھی، عشق و محبت کی تعریف کرنے والوں کی تعریف ہے کہ محبت ایک نادیدہ شئی ہے جو آنکھوں کے راستہ دل میں اتر پڑتی ہے، بعض علماء نے لکھا ہے کہ نگاہیں شہوت کے قاصد اور اس کے پیامبر ہیں، شعراء نے اس مسئلہ پر سب سے زیادہ روشنی ڈالی ہے، اور بتایا ہے کہ کتنی نگاہیں ہیں جو تیر کی طرح دل میں پیوست ہو جاتی ہیں، اسلام کے پہلے کے شعراء نے بھی اقرار کیا ہے کہ دل کے زخمی کرنے میں آنکھوں کا بڑا قصور ہے اور اسلام کے بعد کے شعراء نے بھی بتایا ہے کہ نگاہوں سے دل چھلنی ہوتا ہے، پھر اس مسئلہ میں ہر مذہب و ملت کے شعراء متفق ہیں، کوئی اختلاف نہیں، نگاہ کی اسی تاثیر کے باعث اسلام جب آیا تو اس نے اعلان کیا۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا	ایمان والوں کو کہہ دیجئے کہ ذرا اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور
فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ	اور اپنے ستر کو بچائے رکھیں، اس میں ان کے لئے
خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (نور-۴)	پاکیزگی ہے، اللہ تعالیٰ کو جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کی خبر ہے

فتنہ کا چشمہ جہاں سے ابلتا تھا اور اخلاق اور سوسائٹی پر جہاں سے ضرب پڑتی تھی ان سوتوں اور سوراخوں ہی کو بند کر دیا الا بقدر ضرورت اجازت دی اور اس کے بعد پہرہ بٹھا دیا، کہ کوئی شخص قصداً یا بغیر قصد ایسا کوئی کام نہ کرے جو برائی کا زینہ بن جائے، نگاہ جس کو سلف صالحین نے برید العشق (عشق کا پیامبر) سے تعبیر کیا ہے، اسلام نے اس پر قانون کی مہر لگا دی، اور اس کے نتیجہ اور فائدہ کو بتایا کہ اس سے شہوت کی جگہوں کی صیانت و حفاظت ہوگی نیز یہ چیز تزکیہ قلوب میں بھی معاون ہوگی،

اوپر کی آیت میں جس چیز کا حکم فرمایا گیا ہے وہ ایک ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے، نگاہ نیچی رکھنا فطرت اور حکمت الٰہی کے تقاضا کے مطابق ہے، اس لئے کہ عورتوں کی محبت اور دل میں ا[illegible] کی طرف خواہش فطرت کا تقاضا ہے، ارشاد ربانی ہے ــ

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ	مرغوب چیزوں کی محبت پر لوگ فریفتہ کئے گئے ہیں

النِّسَاءِ (آل عمران ۲)　　　　جیسے عورتوں پر،

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ماترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال　　میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ مردوں
من النِّسَاءِ متفق علیہ (مشکوٰۃ کتاب النکاح)　　کے لئے ضرر رساں نہیں چھوڑا،

ایک موقع سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول　　دنیا اور عورتوں سے ڈرو کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ
فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء　　جو پیدا ہوا وہ عورتوں میں تھا۔
رواہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کا لحاظ فرمایا، اور شہوت کی رعایت سے نکاح کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ حکم فرمایا، اور پھر اس کے بعد انسانی طبیعت پر کنٹرول کیا، اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کے طریقے بیان کئے، حد سے بڑھتی ہوئی حرص جو حریص انسان کی طبعی خواہش ہے، اس پر پہرہ بٹھایا، اور کائنات انسانی کو فتنہ و فساد سے محفوظ کر دیا۔

عورتوں کو ہدایت | اگر اسلام نے صراحتاً مردوں کو عفت کی تعلیم دی، تو عورتوں کو بھی فراموش نہیں کیا، کیونکہ مرد اور عورت دونوں کا خمیر ایک ہی ہے، کم وبیش کا فرق ہے عورت کی فطرت بھی شہوت اور اس کے دواعی سے خالی نہیں، اس لئے رب العالمین نے فرمایا۔

قُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ　　ایمان والیوں کو کہہ دے کہ ذرا اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی
وَیَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا یُبْدِینَ زِینَتَهُنَّ　　شہوت کی جگہوں کو تھامے رکھیں اور اپنی زیبائش نہ دکھلائیں
اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (نور-۴)　　مگر جو ان میں سے کھلی چیز ہے

ان آیتوں کا لب ولہجہ بتا رہا ہے کہ آنکھوں کی بیباکی اور ان کی آزادی شہوت میں انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے، عقلی طور پر سنجیدگی سے غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ آنکھوں میں ایک ایسا پوشیدہ زہر ہے جو موقع پاکر انسانی دل ودماغ میں تیزی سے سرایت کرنے کی سعی پیہم کرتا ہے، اور جب سرایت کر جاتا

ہے تو دل و دماغ کو ماؤف کر ڈالتا ہے، چنانچہ آپ نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ اجنبی مرد نے جب کسی اجنبی عورت کو زینت میں دیکھا اور بار بار دیکھا اس کی دبی دبائی چنگاری انگارہ میں تبدیل ہو گئی۔

شہوت کے معاملہ میں جو حال مردوں کا ہے، کم و بیش یہی حال عورتوں کا بھی ہے، بلکہ ان کی نگاہ تو اور بھی فتنے جگاتی ہے، جذبات میں عورتیں عموماً آگے ہوتی ہیں اور جلد متاثر ہونا تو ان کے لئے مستقل مرض ہے، واقعات شاہد ہیں کہ بات کی بات میں عورت بدلتی رہتی ہے اس لئے ان کو اپنی آنکھوں کی حفاظت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ کسی خوبرو، تنومند جوان کی ادا بھا جائے اور ظاہر نہ سہی باطن ہی گندہ کر ڈالے، اور یہ بھی نہیں تو یہ ہو کہ دوسری طرف مرغِ بسمل بن کر تڑپنے لگے، اور اس کو خبر بھی نہ ہو۔

چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خود عورت کے دل میں تو کوئی خطرہ نہیں گذرتا، مگر ان کی بے احتیاطی سے کسی مرد کا سکون دل جاتا رہتا ہے اور وہ مرد اپنی غرض کے سلسلہ میں اندھا بن جاتا ہے اور پھر سیکڑوں تدبیریں عمل میں لاتا ہے بیسیوں جال بچھاتا ہے، اور کبھی بھی زبردستی کسی معصومہ کی عصمت دری کے در پے ہو جاتا ہے "صدق جدید لکھنؤ" میں ایک لڑکی کا خط شائع ہوا ہے وہ لکھتی ہے۔

"کہ اسکول جانے میں پانچ چھ نوجوان[5] مرا پیچھا کرتے ہیں۔" (۲ر مارچ ۵۱ء)

نگاہ کی حفاظت کا حکم اس آیت اور قرآن پاک کی دوسری آیتوں کو سامنے رکھ کر علماء کی ایک بڑی جماعت کہتی ہے کہ عورت کے لئے جائز نہیں ہے، کہ یہ کسی اجنبی مرد کو دیکھے، اس کا یہ دیکھنا شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے

---

[5] کالج، یونیورسٹی اور اسکول کے کچھ نوجوان کہتے ہیں کہ چونکہ ہمارے یہاں بے پردگی عام نہیں ہے اس لئے کبھی کبھی ایسی بات ہوتی ہے، پردہ یورپ کی طرح بالکل اٹھا دیا جائے تو پھر بدکاری ختم ہو جائے گی اور مخلوط سوسائٹی مردوں اور عورتوں کے احساس کو ماؤف کر ڈالے گی، مگر اپنا خیال اس کے بالکل برعکس ہے، دلیل میں صرف امریکہ کے صدر مسٹر ٹرومین کی میڈم کی وہ تقریر پیش کروں گا جو انھوں نے "اخلاقی پستی" کے عنوان پر کی تھی، فرماتی ہیں۔

"یہ لڑکیاں نہ بازاری ہیں اور نہ حسن فروش، پندرہ بیس برس کی کمسن اور بھولی بھالی لڑکیاں ہیں، اکثر یونیورسٹی، کالج اور ہائی اسکول کی طالبات ہیں.... اس وقت حکومت امریکہ اور امریکن قوم کے سامنے نامعلوم باپ کے بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کا اہم مسئلہ ہے، کنواری ماؤں کے ان بچوں کی تعداد گزشتہ سال "سوا لاکھ" سے زیادہ تھی، ان میں سے ایک لاکھ بچوں کی مائیں یونیورسٹی کی طالبات ہیں، نیز تربیت تعلیم کے تحقیقاتی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں بیان کیا ہے کہ ان بچوں کے باپ کالج ہی کے ہونہار طلبہ ہیں.... اصل یہ ہے کہ امریکہ میں تمام خاندانوں نے اپنی لڑکیوں کو کامل آزادی دے رکھی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک نوجوان لڑکی جو اپنی گھریلو زندگی میں محبت و شفقت سے محروم رہتی ہے کالج میں قدم رکھتے ہی کسی طالب علم سے مل کر عشق و محبت کے تجربہ.... [illegible] (۱۱ر [illegible] ۱۹۵۱ء)

دونوں ہی صورتیں ناجائز ہیں، حدیث سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے چنانچہ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھی، ابن ام مکتومؓ نابینا کسی ضرورت سے خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے، ابن ام مکتومؓ کو دیکھ کر آپ نے ہم سے فرمایا، تم دونوں پردہ میں چلی جاؤ، ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رحمت عالم صلعم سے کہا، یا رسول اللہ! کیوں یہ (ابن ام مکتوم) نابینا نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا

أفعمياوان انتما، ألستما تبصرانه کیا تم دونوں بھی اندھی ہو، ان کو نہیں دیکھتیں

(مشکوٰۃ ص ۲۶۹ عن ابی داؤد)

یہ واقعہ نزولِ حجاب کے بعد کا ہے، اس حدیث سے عورتوں کے متعلق کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بھی کسی مرد کو نہ دیکھیں "یحفظن فروجھن" کے متعلق سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ اس میں فواحش سے بچنے کا حکم ہے قتادہؒ اور سفیانؒ کہتے ہیں ان تمام چیزوں سے عورتوں کو حفاظت کا حکم ہے جو ان کے لئے حلال نہیں ہے[1]

حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"عورت کو شہوت کے ساتھ کسی طرف قصداً نظر کرنا جائز نہیں، بجز زوج (شوہر) کے بلا شہوت نظر کرنے میں تفصیل ہے کہ عورت کا دوسری عورت کے بدن کو بجز ناف سے زانو تک دیکھنا درست ہے، اور مرد کے بدن کو ناف اور زانو کے درمیان تو بالاتفاق حرام ہے، اور اس کے ماسوا کا دیکھنا مختلف فیہ ہے، شافعیہ کے نزدیک حرام ہے، اور حنفیہ کے نزدیک بلا شہوت گو حرام نہیں، مگر خلافِ اولیٰ ہے، چنانچہ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و بیہقی میں حدیث ہے کہ ابن ام مکتومؓ صحابی نابینا نے حضور کی خدمت میں آنا چاہا تو آپ نے ام سلمہؓ اور میمونہؓ سے فرمایا، پردہ میں ہو جاؤ، انھوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں، ہم کو نہ دیکھیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم بھی نابینا ہو، کیا تم ان کو نہ دیکھو گی؟ اور شرعی ضرورت سے اجازت ہے، اسی طرح بلا قصد نظر پڑنے سے جبکہ فوراً ہٹالی جائے گناہ نہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا، یہ تفصیل ہے یغضضن من ابصارھن کی، اور اس میں من للتبعیض کی وہی توجیہ ہے ...... کہ بعض جگہ اجازت ہے اور بعض جگہ نہیں"[2]

نگاہ کے فتنے | حافظ ابن القیم تحریر فرماتے ہیں

---

[1] ابن کثیر صفحہ ۲۸۳ جلد ۳ [2] بیان القرآن جلد ہشتم ص ۱۶

"نگاہ شہوت کی قاصد اور پیامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ اور شہوت، کی جگہ کی حفاظت ہے جس نے نظر کو آزاد کر دیا، اس نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور نظر ہی ان تمام آفتوں کی بنیاد ہے، جن میں انسان مبتلا ہوتا ہے، کیونکہ نظر کھٹک پیدا کرتی ہے، پھر کھٹک فکر کو وجود بخشتی ہے، اور فکر شہوت کو ابھارتی ہے، شہوت ارادہ کو جنم دیتی ہے، ارادہ قوی ہو کر عزیمت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور عزیمت میں مزید پختگی ہو کر فعل واقع ہوتا ہے، جس سے اس منزل پر پہنچکر اس وقت کوئی چارۂ کار نہیں رہتا جب کوئی مانع حائل نہ ہو"[1]

اسی وجہ سے کہا گیا ہے

الصبر علی غض البصر ایسر علی الصبر علی الم بعدہ (الجواب الکافی ص۲۰۴)	آنکھ بند کرنا آسان ہے مگر بعد کی تکلیف پر صبر مشکل

کیونکہ نظر کا تیر اگر پیوست ہو گیا تو پھر اس سے حسرت، سوزشِ قلب، جگر کی ٹیس اور آہ و فغانِ نیم شبی پیدا ہوتی ہے، آدمی اس وقت بے قابو ہو جاتا ہے اور اس کے لئے یارائے ضبط باقی نہیں رہتا، اور یہ ایک مستقل عذابِ جان بن جاتا ہے

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس فتنہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے، کہ

النظرۃ سہم مسموم من سہام ابلیس (الجواب الکافی ص۲۰۲)	نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے

ایک لمبی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا

العینان زناھما النظر والاذنان زناھما الاستماع واللسان زناھا الکلام والید زناھا البطش والرجل زناھا الخطا والقلب یھوی ویتمنی ویصدق ذالک الفرج او یکذبہ رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر)	آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پیر کا زنا چلنا ہے اور دل وہ آرزو اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

---

[1] الجواب الکافی ص۲۰۴

بعض سلف نے کہا ہے

النظر سہم سم الی القلب (ابن کثیر ص۲۸۲ ج۳) نگاہ ایک تیر ہے جو قلب میں زہر ڈال دیتی ہے۔

نظر کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کی حفاظت بہت ضروری ہے، ورنہ اس سے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں، قوم اور ملک کا امن و امان خطرہ میں گھر جاتا ہے، اخلاق و اعمال کی مٹی پلید ہو جاتی ہے اور عفت و عصمت دم توڑ دیتی ہے

پست نگاہی کی تاکید ایسی وجہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غض بصر کی تاکید فرمائی ہے، اور مختلف پہلوؤں سے اس مسئلہ کو دل نشین فرمایا ہے، حضرت علیؓ سے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الآخرۃ (مشکوٰۃ ص۲۶۹) اے علی! ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد پھر دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر معاف ہے، دوسری نہیں،

پہلی نظر جو بغیر قصد پڑتی ہے، اس میں انسان بڑی حد تک بے بس ہوتا ہے، اس لئے یہ معاف ہے مگر پھر دوبارہ نگاہ نہیں ڈالی جاسکتی، یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پہلی نظر ڈالنے کی اجازت ہے، حضرت جریر بن عبداللہ البجلی کہتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم صلعم سے پوچھا کہ جو نظر دفعتاً پڑ جاتی ہے اس کے متعلق کیا ارشاد ہے، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اپنی نگاہ پھیر لوں،

فامرنی ان اصرف بصری (ابن کثیر و مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوبۃ) مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی نگاہ پھیر لوں

اور بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا

اطرق بصرک (ابن کثیر) تو اپنی نگاہ جھکالے،

نگاہ پھیرنا مختلف طور پر ہوتا ہے، مقصد یہ ہے کہ کسی طرح اپنے آپ کو اس فتنہ سے جو سامنے ہے بچالیا جائے نظر پھیر لی جائے یا نیچی کرلی جائے یا اور کسی دوسری چیز پر نگاہ جمادے تاکہ نظر اس فتنہ سے محفوظ ہو جائے، ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے فرمایا

غضوا ابصارکم واحفظوا فروجکم اپنی نگاہوں کو پست کرو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو

(الجواب الکافی ص۲۰۴)

راستہ پر مجلس جما کر بیٹھنے سے اسی وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ وہ عام گذرگاہ ہے، ہر طرح کے آدمی گذرتے ہیں نظر بے باک ہوتی ہے، ایسا نہ ہو کہ کسی پر نظر پڑ جائے اور وہ برائی کا باعث بن جائے، صحابہ کرام سے ایک دفعہ رحمت عالم صلعم نے فرمایا کہ راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو، صحابہ کرام نے اپنی مجبوری پیش کی اور بتایا کہ اس سے کبھی چارہ کار نہیں ہوتا، یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ تم کو جب ایسی مجبوری ہی ہو تو پھر راستہ کا حق ادا کرو، صحابہ کرام نے پوچھا کہ راستہ کا کیا حق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

غض البصر وكف الاذى ورد السلام	نگاہ نیچی رکھنا، اذیت کا روکنا، سلام کا جواب دینا اور بھلی بات
والامر بالمعروف والنهي عن المنكر	کا حکم دینا، بری بات سے منع کرنا۔

(ابن کثیر ص۲۸۲ ج۳ مشکوۃ باب)

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اكفلوا الى ستا اكفل لكم الجنة اذا حدث	تم چھ چیزوں کی کفالت کرو میں تمہارے لئے جنت کا کفیل
احدكم فلا يكذب واذا اؤتمن فلا	بنتا ہوں، جب کسی سے بات بیان کرو تو جھوٹ نہ بولو۔
يخن واذا وعد فلا تخلف وغضوا	جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو اور
ابصاركم وكفوا ايديكم واحفظوا فروجكم	وعدہ خلافی نہ کرو اور اپنی نگاہوں کو پست رکھو اپنے ہاتھوں
(ابن کثیر ص۲۸۲ ج۳)	کو روکو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو

اس حدیث میں جن چھ چیزوں کی ذمہ داری پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی کفالت فرما رہے ہیں ان میں غض بصر (نگاہ پست کرنا)، اور حفظ فروج (شہوت کی جگہ کی حفاظت) بھی ہے اس سے نظر کی اہمیت بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے، مسند احمد میں ایک روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما من مسلم ينظر الى محاسن المرأة	کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے
اول مرة ثم يغض بصره الا احدث الله	پھر وہ اپنی نگاہ پست کرلے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے
له عبادة يجد حلاوتها (مشکوۃ ص۲۷۰)	اس کی عبادت میں شیرینی پیدا کرتا ہے۔

طبرانی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لتغضن ابصارکم وتحفظن فروجکم — تم ضرور اپنی نگاہیں پست رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

(ابن کثیر ص۲۸۲ ج۳)

نگاہ پست رکھنے کے فائدے | ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس کے زہر میں بجھائے ہوئے تیروں میں سے نظر بھی ایک تیر ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی شیرینی میں بدل دے گا، جس کی لذت وہ اپنے قلب میں پائے گا۔[1]

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شہوت کی جگہوں سے بچنے کا عہد کرے اس کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

من یکفل لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اکفل لہ الجنۃ (ابن کثیر ص۲۸۲ ج۳) — جو شخص اس چیز کا کفیل بن جائے جو اس کی ڈاڑھیوں اور پاؤں کے درمیان ہے تو میں اس کے لئے جنت کا کفیل بنتا ہوں۔

ابن کثیر نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام آنکھیں رو رہی ہوں گی مگر ان میں کچھ آنکھیں خوش ہوں گی، ایک وہ آنکھ جس کو محارم اللہ سے محفوظ رکھا گیا ہے اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستہ میں جاگنے کی صعوبت برداشت کی ہے اور تیسری وہ آنکھ جس نے خشیتِ الٰہی سے آنسو بہایا ہے۔[2]

اس ساری تفصیل کے بعد آسانی سے یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ رب العالمین نے حفظ ما تقدم کے طور پر جن بہت سی باتوں کا حکم دیا ہے ان میں نگاہ بھی ہے، اور شہوت کی جگہ سے مکمل اجتناب بھی، اور مقصد یہ ہے کہ عفت و عصمت جو انسان کے لئے نیز پوری قوم اور ملک کے لئے ایک بیش قیمت موتی ہے اس کی حفاظت کے تمام جائز طریقے برتنا ضروری اور انسانی فریضہ ہے، تاکہ انسانی سوسائٹی فتنہ و فساد کی آماجگاہ نہ بن سکے، اور ملک اور شہر کا امن و امان خطرہ میں نہ گھرے،

اس سلسلہ میں عورتوں کو خصوصی خطاب بھی کیا گیا ہے کیونکہ صیغۂ مذکر میں اصولی طور پر عورتیں بھی

---

[1] ابن کثیر ص۲۸۲ ج۳ [2] ایضاً

مخاطب تھیں، مگر یہ صیغۂ مؤنث ۔لا کر ان کو مزید تاکید شدید کی گئی ہے خصوصی خطاب کی وجہ ظاہر ہے کہ ان کے متعلق خود قرآن نے کہا

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ (آل عمران -۲) — مرغوب چیزوں کی محبت نے لوگوں کو فریفتہ کیا ہے جیسے عورتیں ۔

جاہلی بے پردگی سے ممانعت | اور یہی وجہ ہے کہ عورتیں حدود وقیود میں گھری نظر آتی ہیں، شریعتِ مطہرہ نے ان پر ہر جگہ پہرہ لگا دیا ہے اور ان تمام خطرات کی حفاظت کی ہے جو ان کی ذات سے وابستہ ہیں، رات دن کے تجربات ہیں کہ عورتوں کی بے باکانہ چہل پہل مردوں کی جماعت میں ایک شورش پیدا کر دیتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (احزاب -۴) — اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور جاہلیت کے وقت میں دکھانے کا جو دستور تھا اس طرح دکھلاتی نہ پھرو

اس آیت کا شانِ نزول گو خاص ہے مگر حکم عام ہے، اس آیت میں رب العزت نے عورتوں کو ہدایت فرمائی ہے، کہ وہ حدودِ شرعی کے اندر رہیں، جاہلیت کی رسم ترک کر ڈالیں ۔

جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ عورتیں بن سنور کر مردوں میں بے باک گھومتی تھیں، زینت کی عجیب وغریب تدبیریں عمل میں لائی جاتی تھیں، دوپٹے کو اس طرح ڈالتی تھیں کہ سینہ کا ابھار، گلے کے زیورات، کانوں کی بالیاں اور ان کی ہیئت فتنہ ساماں ہوتیں، مرد اس ادا کو دیکھ کر مسحور ہو جاتے، پھر جاہلیت میں عورتیں مٹکتی چلتی تھیں اور ان کا بانکپن اور ان کی ادائیں غضب ڈھاتی تھیں، اس لئے اسلام جب آیا تو اس نے اصلاح کی، عورتوں کو پہلے رسم ورواج سے روکا، اور پاک زندگی کا سلیقہ بتایا، پہلی بات یہ ہے کہ عورتیں گھر ہی میں رہیں اور ضرورتاً نکلیں تو جاہلیت کے طریقہ پر بن سنور کر نہ نکلیں ۔

نزول حجاب | یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے، کہ اول اسلام میں پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا، بلکہ ہجرت کے بعد پانچویں سال میں یہ حکم نازل ہوا، حضرت فاروق اعظمؓ کو اس کی بڑی فکر تھی، اور ان کی دلی خواہش تھی کہ پردہ کا حکم نازل ہو، انھوں نے مختلف طور پر اپنی اس خواہش کا اظہار کیا، حضرت عمر بن الخطابؓ کی جن قلبی خواہشوں

کو رب العزت نے شرف قبولیت بخشا، ان میں سے ایک یہ حجاب کا مسئلہ بھی ہے، صحیحین میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی۔

یا رسول اللہ ان نساءک یدخل علیهن البر والفاجر فلو حجبتهن فانزل اللہ تعالیٰ آیۃ الحجاب (ابن کثیر ج ۳)

آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک و بد ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں کاش آپ ان کو پردہ میں رکھتے اس پر آیت حجاب اتری،

اور ان کی اسی درخواست کے بعد یہ آیت نازل ہوئی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ (احزاب ۷)

اے ایمان والو، تم نبی کے گھروں میں بغیر حکم نہ جاؤ،

عورتوں سے استفادہ پردہ کے پیچھے سے ہو

یہ واقعہ حضرت زینب بنت جحشؓ کی شادی کے موقع پر پیش آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے جب شادی ہوئی، تو لوگوں کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ کھانے کے بعد تمام لوگوں کو چل دینا چاہیے تھا، مگر تین آدمی بات چیت کرتے رہ گئے اور اس موقع پر ان بیٹھنے والوں کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچی، خود تو آپ حیا اور شرم کی وجہ سے نہ فرما سکے مگر اللہ تعالیٰ نے اس موقع سے حجاب کے متعلق پوری ہدایت نازل فرمادی، عورتوں سے ضروری استفادہ کی راہ بھی بند نہ کی گئی بلکہ اس کا ایک معقول اور پاکیزہ تر راستہ باقی رکھا، ارشاد فرمایا گیا۔

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (احزاب ۷)

اور تم جب بیبیوں سے کوئی کام کی چیز مانگنے جاؤ، تو پردہ کے باہر سے مانگ لو، اس میں تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے خوب ستھرائی ہے۔

یہ آیتیں گو شانِ نزول میں خاص ہیں، مگر حکم میں عام ہیں، تمام مسلمانوں کے لئے یہ حکم ہے، کہ وہ عورتوں سے جو کچھ لینا ہو، پردہ سے لیں، مواجہہ نہ ہونے پائے، تاکہ طرفین خود بھی محفوظ رہ سکیں اور دوسروں کو بھی غلط فہمی میں پڑنے نہ دیں،

عام طور پر مخلوط سوسائٹی مضر ہے

کوئی شبہ نہیں کہ عورت اور مرد کے میل جول کی حالت میں نفسِ انسانی کو بہکنے

کا موقع ملتا ہے اور شیطان کے لئے دوسروں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا غنیمت راستہ ہاتھ آجاتا ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمیں عورتوں پر اعتماد نہیں ہے، اور مردوں کو ہم شیطان سمجھتے ہیں، بلکہ ہم عورت اور مرد دونوں ہی کو قابلِ اعتماد اور لائقِ وثوق یقین کرتے ہیں، مگر ساتھ ہی ہم اس کے بھی قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی سرشت میں شہوت ودیعت کی ہے، مرد اور عورت کی اس میں کوئی تفریق نہیں، اور تاریخ کی روشنی میں ہم جانتے ہیں کہ دشمنوں اور بدباطنوں نے پاکدامن عورت و مرد پر تہمت ڈالی ہے اور اس سے پیدا شدہ شر وفتن بھی ہمیں معلوم ہیں، اس لئے عقل کی روشنی میں بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تدبیر اختیار کی جائے، جس سے وہ راستے بند ہو جائیں جن سے ہو کر فتنہ و فساد کے چشمے ابلتے رہتے ہیں۔

تاریخِ اخلاق یورپ نے مرد و عورت کے باہمی میل جول کے نتائج جو سامنے پیش کر دئے ہیں اور خود ہمارے ملک میں کالج و یونیورسٹی کی ملی جلی زندگی نے جو تجربات فراہم کر دیئے ہیں، ان کو سامنے رکھ کر عقلاً بھی پردہ کا شرعی حکم بغیر افراط و تفریط سراپا رحمت ہے۔ (باقی آئندہ)

غلامانِ اسلام

اسّی کے قریب ان صحابہ، تابعین، تبع تابعین، فقہا اور محدثین اور اربابِ کشف و کرامات اور اصحابِ علم و ادب کے سوانح حیات اور کمالات و فضائل بڑی تحقیق و تدقیق سے جمع کئے گئے ہیں جنہوں نے غلام یا آزاد کردہ غلام ہونے کے باوجود ملت کی عظیم الشان خدمتیں انجام دیں جنہیں اسلامی سوسائٹی کے ہر دور میں عظمت و اقتدار کا فلک الافلاک سمجھا گیا اور جن کے علمی، مذہبی، تاریخی اور سماجی کارنامے اس قدر شاندار اور اس قدر روشن ہیں کہ ان کی غلامی پر آزادی کو رشک کرنے کا حق ہے اور بجا ہے، یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ایسی محققانہ دلچسپ اور معلومات سے بھرپور کتاب اس موضوع پر اب تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی اس کے مطالعہ سے غلامانِ اسلام کے حیرت انگیز اور شاندار کارناموں کا نقشہ آنکھوں میں سما جاتا ہے دوسرا ایڈیشن صفحات ۴۸۸ بڑی تقطیع قیمت پانچ روپے آٹھ آنے مجلد سے ۶ر

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶